ماہوار رسالہ مسلمانوں کی اصلاح
عامۂ مسلمین کی حمایت و ترقی

اصلاح

مرتبہ احقر علی حیدر

نمبر ۹ و ۱۰	ماہ رمضان المبارک و شوال المکرم ۱۳۴۶ھ	جلد ۳۳

فہرست مضامین

از مطبع اصلاح

مبارکباد خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اصلاح مشین پریس کی قیمت کا سامان مومنین نے اپنی عالی ہمتی سے کر دیا اور ۷ اپریل کو ایک مشین پریس اور ایک کاغذ تراشنے کی مشین کیلئے لندن فرمایش روانہ کر دی گئی اور خدا کے فضل و کرم سے قوی امید ہے کہ محرم کے پہلے ہفتہ تک مشین پہونچ بھی جائے۔ جن حضرات نے اس کار خیر میں ابھی تک حصہ نہیں لیا وہ جلد توجہ فرمائیں کہ ابھی بڑے پتھر بھی بکثرت مطلوب ہیں اور بغیر انکے مشین پریس بیکار رہیگا۔ دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ مومنین اپنے اپنے مقام سے ہر قسم کی اردو کتاب رسالہ۔ اشتہار زمینداری کے کاغذ رجسٹر۔ رسید بہی وغیرہ یہاں چھپنے کیلئے بھجوانیکا سامان کریں کہ مشین پریس کا کام زیادہ ہوتا ہے اور دفتر اصلاح میں اسقدر کام نہیں ہے۔ اگر بازار کا کام آپ حضرات کافی مقدار میں حاصل کر کے یہاں روانہ کرائینگے تو اسکے مصارف کا مقابلہ نہایت آسان ہو گا۔ آپ حضرات ضرور تجربہ کریں۔

خاص ضرورت یہ ہے کہ خریداران اصلاح و الشمس اپنا اس سال سنہ ۲۸ھ کا چندہ جلد بذریعہ منی آرڈر روانہ فرما کر شکر گزار کریں تاکہ آخر ذی الحجہ تک ایک ہزار روپیہ کا کاغذ منگا لیا جائے اسلئے کہ مشین پریس پر روزانہ بہت زیادہ کاغذ خرچ ہوگا۔ اس سال کے خریداروں میں ابھی چار پانچ سو حضرات کے یہاں چندہ اصلاح اور بکثرت حضرات کے یہاں چندہ الشمس بھی باقی ہے اور سب حضرات کے نام وی پی روانہ کرنا بہت دشوار ہے۔ پس آپ حضرات خود ہی فوراً منی آرڈر روانہ کرتے جائیں تاکہ مشین پریس پہونچنے پر کاغذ کا انتظار نہ کرنا پڑے۔ سال رواں ختم ہو رہا ہے اب اس سال کا چندہ جلد بھیجئے۔

رسالہ رد الوسواس خیال تھا کہ ان دو نمبروں میں رسالہ مکمل شایع ہو جائیگا مگر اس کے مضامین زیادہ ہوگئے اور غالباً ۱۵۰ صفحہ سے کم میں ختم نہیں ہوگا۔ اسکے مصنف صاحب کی خواہش تھی کہ اصلاح کے تین نمبر ایک ساتھ شایع کئے جائیں تاکہ پورا رسالہ ایک ہی دفعہ حضرات تک پہونچے مگر خریداران اصلاح کے تقاضے اور شکایت کے خطوط پرچہ کی طلبی میں اس قدر روزانہ آرہے ہیں کہ ہم پریشان ہوگئے اور اتنے ہی صفحات پر اس کو شایع کر دیتے ہیں۔ اور کوشش کر رہے ہیں کہ بقیہ رسالہ ذیقعدہ کے نمبر میں ضرور شایع ہو جائے۔ مومنین دعا فرمائیں کہ ذیقعدہ و ذی الحجہ کے پرچے بھی قبل از محرم آپ حضرات تک پہونچ جائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہوار رسالہ اصلاح

نمبر ۹ و ۱۰	ماہ رمضان المبارک و شوال المکرم سنہ ۱۳۴۹ھ	جلد ۳۳

مشین پریس کیلئے ہمارا سفر

اصلاح کے گزشتہ نمبر میں آپ حضرات یہ مضمون ملاحظہ فرما چکے ہیں "ہم بھی ممدوح ہی کے مشورہ پر عمل کرنے کے لئے آمادہ ہو گئے اور حتمی ارادہ کر لیا کہ بعد ماہ صیام فوراً انشاء اللہ لکھنؤ۔ کانپور۔ لاہور جائیں اور اس کام (مشین پریس منگانے) کو ختم کریں آپ حضرات ماہ صیام میں دعا فرمائیں کہ خدا اس دینی خدمت میں کامیاب کرے"۔

ارادہ تو یہ کر لیا تھا مگر اپنی تنہائی، ہجوم افکار و آلام اور کثرت مشاغل و تعلقات کیوجہ سے ہمیں بہت کم امید تھی کہ یہاں سے ہٹ سکیں اور خصوصاً جب یہ خیال ہوتا تھا کہ جناب قبلہ وکعبہ دام ظلہم العالی کی تیمار داری خانہ داری اور دفتر کی ضرورتوں کو کون شخص انجام دے گا تو اپنا جانا محال نظر آتا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ قدردانان اصلاح نے دل سے دعائیں کی تھیں کہ وہ سب درجہ استجابت پر فائز ہوئیں اور جس امر کو ہم ناممکن سمجھتے تھے وہ انکی سریع الاثر دعاؤں کیوجہ سے ممکن ہی نہیں بلکہ واقع بھی ہو گیا اور انکی دلی آرزو کل موانع و عوائق پر غالب آئی۔ چنانچہ ہم

۱۱ر شوال ۱۳۴۹ھ مطابق ۱۳ر مارچ ۱۹۳۱ء روز پنجشنبہ کو یہاں سے روانہ ہو گئے شب ۱۲ر شوال کو اپنے محترم بزرگ جناب سید صفدر حسین صاحب سررشتہ دار مرحوم کی مجلس چہلم کی شرکت کے لئے عشری ضلع سارن گئے۔ شب کو قیام کیا۔ ۱۲ر شوال روز جمعہ کو اپنے مہربان اعزہ عشری کی محبت آمیز دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ اور ایک عزیز برادر سے ملنے کے لئے گوپالگنج ضلع سارن گئے۔ ۱۳ر شوال شنبہ کو وہاں سے روانہ ہو کر ۳ بجے دن کو گورکھپور اسٹیشن پر اُترے اور ۷ بجے لکھنؤ جانیوالی گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ مگر راہ میں کرمی جناب مرزا خادم حسین صاحب رئیس کپتا گنج ضلع گورکھپور سے ملاقات ہو گئی تھی وہ گورکھپور گئے جن سے بعض مومنین گورکھپور کو ہمارے قیام اسٹیشن کی خبر ہو گئی جس پر ۶ بجے شام کو جناب سید وصی حیدر صاحب سکریٹری انجمن اثنا عشری گورکھپور اسٹیشن پہونچے اور ہمیں باصرار شہر میں لیگئے۔ وہاں اکثر مومنین اور قدر دانان اصلاح سے ملاقات ہوئی اور خصوصاً کرمی جناب مولوی حکیم سید علی محمد صاحب دام مجدہم طبیب شہر گورکھپور (محلہ خونی پور) کے علمی تذکروں سے کل وقت بہت لطف و مسرت سے گزرا۔ جناب ممدوح سے اپنے لئے ایک نسخہ بھی حاصل کیا اور کل حضرات کی مہمان نوازی اور محبت و عنایت کا لطف حاصل کرتے ہوئے ۱۴ر مارچ کو شام کے وقت وہاں سے روانہ ہوئے اور لکھنؤ کی گاڑی میں سوار ہوئے۔ ۱۵ر مارچ دوشنبہ صبح کو وارد لکھنؤ ہوئے اور پہلے عنایت فرمایم جناب منشی مرزا محمد جواد صاحب مالک نظامی پریس سے ملے اور دیر تک مشین پریس کے متعلق معلومات حاصل کئے پھر کرمی جناب خواجہ اسد اللہ صاحب اسعد اڈیٹر اخبار سرفراز لکھنؤ سے ملاقات کی اور اس مسئلہ میں مبادلہ خیالات کئے۔ ناظرین کو خیال ہوگا کہ ممدوح نے ہمارے خط کے جواب میں ہمیں مشین پریس کے جھگڑوں سے بچنے کیلئے بہت ہی دوستانہ اور مشفقانہ مشورہ دیا تھا چنانچہ صاف صاف لکھدیا

تھا کہ مشین پریس کے متعلق میری قطعی رائے ہے کہ تا نہ کردم تماحد رکنید جناب بندہ کم از کم پانچ ہزار روپیہ فراہم بغیر اس کا نام نہ لیجئے گا..... مجھے بہت تلخ تجربہ ہوا..... اب بھی باوجودیکہ جن جن مشکلات میں مبتلا ہوں میرا ہی دل جانتا ہے اس گزارش کے بعد بھی اگر آپ مشین پریس کیلئے تیار ہیں تو پانچ ہزار کا انتظام کیجئے۔ اس سے کم میں مشین۔ پتھر اور لوازمات پریس مہیا کرنا مشکل ہوگا" ملاقاۃ پر ممدوح نے سرفراز پریس کی آمدنی و خرچ کے حالات بیان کئے جس سے مذکورہ بالا رائے کی پوری تصدیق ہوئی۔ پھر ہم نے سپرنٹنڈنٹ نولکشور پریس سے باتیں کیں اور وہاں مشینیں دیکھیں جب حضرت صدر المحققین ناصر الملۃ والدین مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ دام ظلہم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشین پریس کا ذکر آیا تو جناب نے ارشاد فرمایا کہ "استعمال شدہ مشین نہ منگائیے گا استعمال کی ہوئی ہر چیز کی مشین بیکار ہوتی ہے" ۲۲ مارچ کو کانپور پہونچے مکرمی جناب آل مصطفےٰ صاحب کے یہاں پہونچے وہیں جناب سید شبیر حسین صاحب سے بھی ملاقاۃ ہوئی۔ یہاں انجمن کے معلومات بھی حاصل کئے مومنین کانپور نے بہت محبت کا برتاؤ کیا ۲۴ مارچ کو کانپور سے لکھنؤ اسٹیشن واپس آکر پنجاب میل سے لاہور کی طرف روانہ ہوگئے۔ لکھنؤ میں جناب سرکار نواب صاحب بہادر ریاست رامپور خلد اللہ وجودہ و ملکہ کی علالت کی ہوش ربا خبر سنی تھی تو سرکار ممدوح کی عیادت ضروری معلوم ہوئی وہاں اترے تمام ریاست میں شدید تلاطم نظر آیا۔ کل رعایا مضطرب تھی۔ ہندو۔ عیسائی۔ سنی۔ شیعہ سب دعاؤں اور اعمال میں مشغول تھے کہ سرکار کو کسی طرح صحت ہو۔ ایسی عام بے چینی شاید ہی کسی والئی ملک کی علالت میں دیکھی گئی ہو۔ جس سے سرکار ممدوح کی انتہائی ہر دلعزیزی اور عدل گستری کا بین ثبوت ملتا ہے اگرچہ وہاں پہونچنے پر معلوم ہوا کہ مزاج مبارک رو بصحت ہے پھر بھی ہر شخص اس درجہ پریشان تھا کہ سرکار ممدوح کی صحت کیلئے ہر وقت مجلس۔ میلاد۔ دعا۔ عمل کا سلسلہ جاری تھا جناب مولانا سید انصار حسین صاحب قبلہ۔ جناب مولانا سید محمد داؤد حسن صاحب قبلہ۔ جناب مولانا تاثیر حسین صاحب قبلہ جناب سید علی اکبر صاحب مہتمم باورچخانہ۔ جناب مولوی سید ذوالفقار حسین صاحب مولوی فاضل۔ جناب سید مظاہر حسین صاحب پیشکار۔ جناب شیخ کوثر حسین صاحب مدرس مدرسہ عالیہ اور جناب

مولوی حافظ سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ کتبخانہ ریاست دام مجدہم کی ملاقات کا لطف بھی حاصل ہوا۔ اگرچہ سرکاری علالت سے کوئی صاحب مطمئن نہیں تھے نہ ہو سکتے تھے۔ غرض کل حضرات کی عنایتوں کا بوجھ لیے ہوئے ہم ۲۶ مارچ کو وہاں سے روانہ ہوئے۔ دوپہر کو نگینہ پہونچے۔ مکرمی جناب حافظ سید امیر کاظم صاحب وجناب سید وزیر کاظم صاحب وجناب سید محمد صاحب دام مجدہم کا شکریہ ادا کرنا ضروری تھا۔ پھر ان حضرات کی محبت کی لذت کیساتھ روانہ ہوئے۔ ۲۷ مارچ کو لاہور پہنچے معلوم ہوا کہ جناب شمس العلماء مولانا سید علی حائری صاحب دام برکاتہم شہر سے باہر وسن پورہ میں ایک خاص مکان بنوا کر مقیم ہیں۔ ہم بھی وہیں پہونچے۔ جناب ممدوح بہت محبت سے پیش آئے چار روز وہاں قیام کرکے مختلف کارخانوں کو دیکھا اس کام میں واعظ جلیل ومناظر نبیل جناب مولوی مرزا احمد علی صاحب دام مجدہم نے بہت مدد کی اور جناب سید علی نقی صاحب کی والدہ ماجدہ اور جناب بیوہ سید محبوب علی شاہ صاحب مرحوم نے بھی اپنی مہربانیوں سے نہایت شکرگزار کیا ہر طرح تحقیق کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ جو نئی مشین لندن سے براہ راست منگائی جائے وہی لاہور سے لیجائے تو سات سو روپیہ زیادہ صرف ہوگا اسوجہ سے ہم تمام معلومات اور اسکی ضروری باتیں حاصل کرکے اور مومنین لاہور کی عنایات سے گرانبار ہوکر ۳۰ مارچ شام کو لاہور سے روانہ ہوئے اور یکم اپریل کو کھجوا واپس آگئے۔ ۵ اپریل کو جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب دام مجدہم کو اجمیر خط لکھدیا کہ چھ سو روپیہ پیشگی لندن کی کمپنی کو روانہ فرمادیں اور ۷ اپریل کو یہاں سے لندن خط لکھدیا کہ ایک مشین پریس ۲۹×۲۲ سائز کا اور ایک مشین پرچہ تراشنے کی جلد کلکتہ کے پتہ سے روانہ کردے۔ قوی امید ہے کہ ۲۵ اپریل تک یہ خط لندن پہونچ جائے اور یکم مئی تک وہاں سے مشین پریس روانہ ہو جائے جو انشاءاللہ یہاں یکم محرم تک پہونچ جائے اور ۱۲ محرم سے اسی پر اصلاح چھپنے لگے۔ مومنین دعا فرمائیں کہ مشین پریس یہاں آنے پر خدا کے فضل سے اچھا نکلے اور آسانی سے کام دینے اور اسکے ذریعہ سے جن علمی و دینی خدمات کا ارادہ کیا گیا ہو۔ آمین خدا کامیابی عطا فرمائے۔

مولوی عبد الشکور صاحب ایڈیٹر النجم! ایک عربی مثل ہے ثبّت الجدار ثم انقش یعنی پہلے دیوار کھڑی کرو تب اُس پر نقش و نگار، بیل بوٹے بناؤ۔ لہذا پہلے آپ صحیح معنوں میں اپنا مُوَحِّد ہونا ثابت کریں تب دوسرے اسلامی مسائل و مباحث پر آپ قابل خطاب و مناظرہ سمجھے جائیں گے جسکی آسان صورت یہ ہے کہ سوالات ذیل کے جواب مفصّل ارشاد فرمائیں۔

(۱) آپکی مستند کتاب عقائد نسفی میں خدا کی صفتیں یہ ہیں۔

علم۔ قدرت۔ حیوٰۃ۔ قوت۔ سمع۔ بصر۔ ارادہ۔ مشیت۔ فعل تخلیق۔ ترزیق اور کلام۔

اب آپ ان صفتوں کے بارے میں یہ فرمائیں کہ خدا کی یہ صفتیں حادث ہیں یا قدیم اگر حادث ہیں تو چونکہ حادث وہ ہے جو نہ پہلے سے ہو اور نہ وجود کے بعد ہمیشہ رہے لہذا چونکہ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا تو لازم آتا ہے کہ وہ کبھی علم و قدرت اور حیات و قدرت وغیرہ سے عاری تھا یعنی معاذ اللہ جاہل بے قوت مردہ وغیرہ تھا۔ اور اگر وہ صفتیں خدا میں قدیم ہیں تو یہ فرمائیے ذات باری تعالےٰ سے وہ خارج ہیں یا عین ذات ہیں۔ اگر خارج ہیں اور قدیم تو ہیں ہی ہیں تو یہ خرابی لازم آتی ہے کہ کئی قدیم ہو جائیں گے یعنی ایک تو خدا قدیم اور پھر اس کی وہ بارہ مذکورہ بالا صفتیں قدیم جس کا مطلب یہ ہوا کہ نصاریٰ اور آریہ سماج سے کئی ہاتھ بڑھکے قدما کا دائرہ وسیع ہو جائیگا کیونکہ نصاریٰ صرف تین ہی قدیم مانتے ہیں۔ اب۔ ابن اور روح القدس۔ اور آریہ۔ روح۔ مادّہ اور خدا اور یہاں تیرہ قدیموں کا اچھا خاصہ ایک دستہ تیار ہے۔ اور اگر آپ فرمائیں کہ خدا کی وہ صفتیں قدیم ہیں اور عین ذات خدا ہیں تو خرابی تو کچھ نہیں لازم آئیگی مگر یہ آپکی توحید نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ مسلک متمسّک بالثقلین شیعیان علی ابن ابیطالب علیہ السّلام کا ہے

اور میرا سوال یہ ہے کہ آپ جس مذہب پر ہیں اُس نقطۂ نظر سے اپنا موحد ہونا ثابت فرمائیں۔ مگر یہ خوب یاد رہے کہ جواب واضح اور مفصل عنایت فرمائیگے اور جو شق اختیار کرینگے اپنے یہاں کی معتبر و مستند کتابوں کے حوالے کیساتھ لیکن کہیں آپ ایسا نہ فرمادیں کہ صفات باری تعالے ہیں تو ازلی مگر وہ نہ عین ذات خدا ہیں نہ خارج ذات کبریا (جیساکہ عقائد نسفی میں ہے) اسلئے کہ یہ جواب تو ایسا ہی ہوگا جیسے کسی مفتی سے کوئی پوچھے حضرت! میرے پاس بارہ ہزار روپئے ہیں کتنی زکواۃ دوں؟ تو وہ مفتی صاحب جواب دیں، نہ دو روپئے نہ تین روپئے نہ چار روپئے نہ پانچ روپئے یاکوئی کسی سے سوال کرے جناب من! لکھنؤ کہاں ہے؟ تو وہ جواب دے لکھنؤ نہ مدراس میں ہے نہ بمبئی میں نہ پنجاب میں ہے اور نہ بنگال میں۔ بھلا تبلایئے ایسے جواب نامعقول سے غریب سائل کی کیا تشفی ہوگی؟ غرضکہ آپ یہی رنگ نہ اختیار فرمائیں گے ورنہ مجھے خدانخواستہ آپ کے متعلق کہنا پڑیگا کہ تب آپ موحّد ہیں نہ غیر موحّد بلکہ خدا جانے کیا ہیں یا کاجانے کیا ایک چوں چوں کا مربہ ہوتا ہے...... وہی ہیں وہ تو کس کا شعر ہے ؎

نہ ہندوم نہ مسلمان کافرم نہ یہود ✲ بحیرتم کہ سرانجام من چہ خواہد

والی مثل پھر...... پر صادق آئے گی۔

(۲) آپ کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ قال رسول اللہ خلق اللہ آدم علی صورتہ یعنی رسولخدا نے فرمایا کہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا (مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۶۲ مطبوعہ لاہور) اور مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۱۴۱ میں بھی کراسی سے احادیث میں ہے کہ کسی کو مارو تو منہ پر مت مارو کیونکہ خدا نے سب کو اپنی صورت پر خلق فرمایا اور صحیح بخاری پارہ ۳ صفحہ ۳۱۲ میں ہے سترون ربکم کالقمر یعنی عنقریب تم لوگ اپنے رب کو چاند کیطرح دیکھو گے اور

صحیح بخاری پارہ ۲۷ صفحہ ۲۵۳ میں ہے کہ قال النبی لاتزال جہنم تقول ھل من مزید حتی یضع رب العزۃ فیھا قدمہ۔ یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ (بروز قیامت) جہنمیوں کو دوزخ میں ڈالنے کے بعد بھی جہنم اور چاہیئے اور چاہیئے کہتا ہی رہیگا یہاں تک کہ خدا اپنا قدم اسمیں ڈالدیگا اور بخاری کتاب التفسیر سورہ محمد باب و تقطعوا ارحامکم میں حضرت ابوہریرہ ایسے معتبر راوی سے منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا "جب اللہ تعالےٰ نے سب مخلوق کے پیدا ہونے سے مطمئن ہو گیا تو اُسوقت ناتا (رشتہ) کھڑا ہو گیا فاخذت بحقو الرحمٰن اور جھٹ خدا کی کمر تھام لی (یعنی جانے ہو کہاں یار)

خدا ... ابے یہ کیا کرتا ہے؟

ناتا۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسا نہ ہو کہ مجھے کوئی قطع کر ڈالے۔

خدا۔ کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو کوئی تجھے جوڑے مجھ سے جوڑے اور جو کوئی تجھ سے توڑے مجھ سے توڑے (یعنی صلہ رحم و قطع رحم)

ناتا۔ ہاں میں اس پر تو راضی ہوں۔

خدا۔ تو بس ایسا ہی ہوگا۔

(۳) اور آپکی مستند کتاب عقائد نسفی میں ہے کہ خدا کا دیدار آنکھوں سے جائز ہے، تو اب یہ سوال ہے کہ رویت کی آٹھ شرطیں ہیں۔

(۱) جسم ہونا (۲) بہت دور نہ ہونا۔ (۳) بہت نزدیک نہ ہونا۔ (۴) جسم کا کثیف ہونا (یعنی ہوا سا جسم نہ ہو) (۵) سامنے ہونا (۶) بہت چھوٹا نہ ہونا (۷) کسی چیز کا حائل نہ ہونا (۸) دیکھنے کا قصد ہونا۔

تو کیا یہ رویت کی کل شرطیں خدا میں پائی جاتی ہیں؟ اور اگر نہیں پائی جاتیں تو خدا آنکھوں سے کیسے دکھائی دیگا؟ سمجھائیے۔ اس کے علاوہ قرآن میں خدا نے حضرت موسیٰ کو یہ جواب دیا ہے لن ترانی (تم مجھے ہرگز نہ دیکھو گے) اور لن ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے پس جب

حضرت موسیٰ سے نبی کی آنکھیں خدا کو کبھی بھی نہیں دیکھ سکتیں تو دیکھینگے مولوی عبدالشکور ؟ اس کے ماسوا اور بھی دوسرے محل پر ہے لاتدرکہ الابصار یعنی خدا کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں، بہرکیف ایسی بہتیری باتیں آپ کی معتبر کتب میں خدا کے متعلق موجود ہیں جن سے خدا کا تجسم علی الاعلان ثابت ہوتا ہے۔ لہذا ان کا جواب مفصل عنایت فرماویں تب میں جہاں فرمائیں گے اور مسائل پر آپ سے مناظرہ کرنے کو آجاؤں گا اور تیجئے میں بھوٹیا والے دستہ کی شرط (دو لو ضروری بھی) نکال ڈالتا ہوں مگر پہلے ان کا جواب دیکر اپنے کو آپ موحد تو ثابت کرلیں کیونکہ ثبت العرش ثم انقش

سید حفاظت حسین بھیکھ پوری (ضلع سارن)

اڈیٹر النجم کو پانچواں انعام

اڈیٹر النجم لکھنو کو میں چالیس ہزار روپیہ انعام معمولی باتوں کے لئے اسوقت تک پیش کر چکا انھوں نے اس کے حاصل کرنے کی ہمت ظاہر کی اور عالیجناب جناب راجہ صاحب بہادر ریاست محمود آباد دام حشمتہ کو ثالث بھی تجویز کیا جسکو میں نے فوراً منظور کرکے اصلاح ۲۳ میں اُن سے درخواست کی کہ میرے تجویز کردہ معاہدہ جلد رجسٹری کرکے جناب مہاراجہ صاحب بہادر کے پاس بھیج دیجئے تو میں روپیہ وہاں جمع کردوں اسکو تین مہینہ گزر گیا مگر اب تک معاہدہ رجسٹری کرکے جناب راجہ صاحب کے پاس نہیں بھیجا۔ اب پانچواں انعام بھی دس ہزار کا حاضر کرتا ہوں اگر اڈیٹر صاحب ثابت کریں کہ اسلام کا دشمن اس کو ذلیل اور بدنام کرنیوالا کوئی مذہب اہلسنت سے زیادہ پردۂ دنیا میں ہے تو دس ہزار روپیہ لیں اگر ممدوح نے عیسائیوں یہودیوں آریوں کو بھی سنیوں سے زیادہ اسلام کا دشمن ثابت کردیا تو میں فوراً دس ہزار روپیہ حاضر کردونگا لیجئے اب تو پچاس ہزار روپئے ہوگئے فرمایئے ۵۰ ہزار میں اب کسقدر کمی ہے؟ ایک معمولی دشمنی ملاحظہ ہو کہ سیکڑوں حدیثیں اس مضمون کی بنا دی ہیں کہ دنیا کی عمر صرف سات ہزار برس ہے جس میں سے تقریباً چھ ہزار پانچ سو برس گزر چکے ہیں اور صرف پانچ سو برس باقی ہیں (ملاحظہ ہو تاریخ طبری جلد ا صفحہ ۹ نیز ص ۱۳)